بسم اللہ الرحمن الرحیم

امامِ قائم ع

حصہ ۸ | Part 8

@Tasshayyo @Tasshayyo +92 3343883888 @Tasshayyo110 tasshayyo.com

ایک شخص نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اس آیت وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً

ترجمہ: اپنی سب ظاہری اور باطنی نعمتیں آپ پر تمام کر دی کے بارے میں سوال کیا کہ "ظاہر اور باطنی نعمتوں کو آپ پر تمام کیا" سے مراد کیا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ظاہری نعمت امامِ ظاہر اور آشکار ہے اور باطنی نعمت امامِ غائب ہے۔

مسجدِ براثا:۔

جابر بن عبد اللہ انصاری سے اور انہوں نے کہا کہ مجھ سے خادمِ رسولؐ انس بن مالک نے بیان کیا کہ: جب امیر المومنین علی علیہ السلام اہلِ نہروان سے جنگ کر کے واپس ہوئے تو راہ میں آپؑ

نے مقام براثا پر منزل فرمائی، وہاں ایک راہب جس کا نام حباب تھا اپنے دَیر میں رہتا تھا۔ جب اُس نے اپنے دَیر کے قریب لشکر کے شور و غل کی آواز سنی تو اُس نے جھانک کر دیکھا تو یہ اُس کو قبیح محسوس ہوا۔ فوراً دَیر سے اترا اور کہنے لگا یہ فوج کیسی ہے؟ اور اس کا سردار کون ہے؟ تو اُس سے کہا گیا کہ اس کے امیر و سردار امیر المومنینؑ ہیں جو جنگِ نہروان سے واپس ہوئے ہیں۔ یہ سنکر وہ مجمع کو چیرتا ہوا آیا اور امیر المومنینؑ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بولا: اے واقعی اور حقیقی امیر المومنینؑ آپؑ پر میرا سلام ہو۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں واقعی اور حقیقی امیر المومنینؑ ہوں؟

وہ بولا: اس بات کی خبر ہمارے علماء اور دینی پیشواؤں نے دی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے حباب!

اُس نے کہا: آپؑ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی خبر میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دی ہے۔

حباب نے کہا: اب آپؑ اپنا ہاتھ بڑھائیں، پس میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی الٰہ سوائے اللہ کے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور بے شک آپؑ علیؑ ابنِ ابی طالب ان کے وصی ہیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: تم کہاں رہتے ہو؟

اس نے کہا: یہاں میرا ایک دَیر ہے اسی میں رہتا ہوں۔

آپؑ ے فرمایا: اب آج کے بعد اس میں نہ رہو، بلکہ اس کے بدلے یہاں ایک مسجد بنوالو اور اس کے بانی کے نام پر اس مسجد کا نام رکھا دینا۔

چنانچہ ایک شخص جس کا نام براثا تھا (اس نے) وہاں ایک مسجد تعمیر کروادی، اس لیے اسکے بانی کے نام پر اس مسجد کا نام مسجدِ براثا رکھ دیا گیا۔

آپؑ نے پوچھا: اے حباب! تم یہاں پانی کہاں سے پیتے ہو؟

اُس نے عرض کیا: یاامیر المومنینؑ دریائے دجلہ سے پانی لاتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: پھر تم یہاں ایک چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیتے؟

عرض کیا: یاامیر المومنینؑ جب بھی یہاں کھودتا ہوں کھارا پانی نکلتا ہے، میٹھا پانی نکلتا ہی نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اچھا، اس مقام پر کنواں کھودو۔

جب وہاں سے کھودا گیا تو ایک بہت بڑی پتھریلی چٹان نکلی جس کو لوگ اکھاڑ نہ سکے۔ چنانچہ امیر المومنینؑ نے اس چٹان کو ایک اشارے سے اُکھاڑ پھینکا اور جو پانی وہاں سے بر آمد ہوا وہ شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ لذیذ تھا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اے حباب! اب تم اس چشمے سے پانی پیتے رہنا، مگر سنو! عنقریب تمہاری اس مسجد کے پہلو میں ایک شہر آباد ہو گا اور اس میں ظالموں اور بدکاروں کی کثرت ہو گی، ہر شب جمعہ ستر ہزار حرامکاریوں کا ارتکاب ہو گا اور تمہاری اس مسجد پر جانور باندھے جائیں گے اور اس کو ایک کافر منہدم کرے گا تین سال تک حج روک دیا جائے گا، لوگوں کی زراعتیں جلادی جائیں گی، اور پھر اُن لوگوں پر ایک بدکار مسلط ہو گا۔ وہ جس شہر میں جائے گا اُسے برباد کرے گا اور اہلِ شہر کو ہلاک کرے گا، پھر وہ واردِ بصرہ ہو گا اور وہاں کے ہر ستون کو گرائے گا وہاں کے باشندوں کو بے سکون کر دے گا۔ اس کے بعد کھنڈرات پھر سے آباد ہوں اور وہاں ایک جامع مسجد ی تعمیر ہو گی، اس کے بعد بصرہ پھر سے تباہ ہو گا۔ وہ بدکار یہاں سے شہر واسط میں جائے گا جس کو حجاج نے آباد کیا ہو گا اور اس شہر کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گا، پھر بغداد پہونچے گا اس کو مٹائے گا لوگ وہاں سے بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے۔ پھر وہ اور جس نے اس کو بغداد آنے کی دعوت دی ہو گی دونوں میری قبر کھودنے کیلئے چلیں گے۔ ان دونوں کا

مقابلہ سفیانی سے ہو گا اور وہ انہیں شکست دیگا اور انہیں قتل کر دے گا اور اسکی فوج کوفہ کی جانب بڑھے گی اور کوفے میں داخل ہو گی تو وہاں وہ جس کو چاہے گا قتل کرے گا حتیٰ کہ ایک بچے کو پائے گا اُسے بھی قتل کر دے گا۔ پھر اُس وقت اے حباب! افسوس افسوس، بڑے بڑے مظالم اور فتنوں کی امید رکھو اور جو کچھ میں بتا رہوں اسے یاد رکھو۔

علاماتِ ظہور:-

امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: جب شام میں دو نیزے آپس میں ٹکرائیں تو یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

عرض کیا گیا: پھر کیا ہو گا؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: پھر شام میں ایک زبردست زلزلہ آئے گا جو مومنین کیلئے رحمت اور کافروں کیلئے عذاب ہو گا۔ اس زلزلے سے ایک لاکھ آدمی مر جائیں گے۔ جب ایسا ہو تو پھر دیکھنا کہ ایک لشکر مغرب سے سرخ گھوڑوں پر سوار زرد پرچم لہراتا ہوا آئے گا اور شام میں وارد ہو گا۔ جب ایسا ہو گا تو یہ بھی دیکھ لینا کہ شام کا ایک قریہ جس کا نام خرشنا ہے زمین میں

دھنس جائے گا جب یہ بھی ہو چکے تو پھر دیکھنا کہ وادی یابس سے ہندہ جگر خوارہ کا بیٹا (سفیانی)خروج کرے گا۔

دریائے فرات میں شدید سیلاب:۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: فتح (ظہور) کے سال دریائے فرات میں ایسا زبردست سیلاب آئے گا کہ کوفے کی گلیوں تک پانی بھر جائے گا۔

امام قائمؑ کا لشکرِ قلیل:۔

قرقارہ نے محمد بن خلف حماد سے، انہوں نے اسماعیل بن ابان ازدی سے انہوں نے سفیان بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے: نفسِ زکیہ آلِ محمدؑ میں سے ایک کمسن بچہ ہو گا جس کا نام محمد بن حسن ہو گا، اور وہ بے جرم و بے قصور قتل کر دیا جائے گا۔ جب وہ لوگ اس کو قتل کر دیں گے تو پھر آسمان پر اُن کیلئے کوئی معذرت چاہنے والا نہ ہو گا اور نہ زمین پر اُن کا کوئی مددگار ہو گا، اُس وقت اللہ تعالیٰ قائمؑ آلِ محمدؑ کو ایک ایسے مختصر سے گروہ کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمے سے بھی کم ہوں گے۔ جب یہ لوگ خروج کریں گے تو سب لوگ ان کو دیکھ کر رونے لگیں گے۔ اُن کا خیال ہو گا کہ یہ بیچارے تو ذرا دیر میں اُچک لیے

جائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ ان ہی کے زریعے سے سارے مشارق و مغارب کے ممالک کو فتح کرا دے گا۔ آگاہو وہی لوگ حقیقی مومن ہوں گے اور یہ بھی سُن لو کہ بہترین جہاد آخرِ زمانہ کا ہے۔

(بِحَارُ الاَنْوار، جلد12 (اردو)، جلد52-53 (عربی))